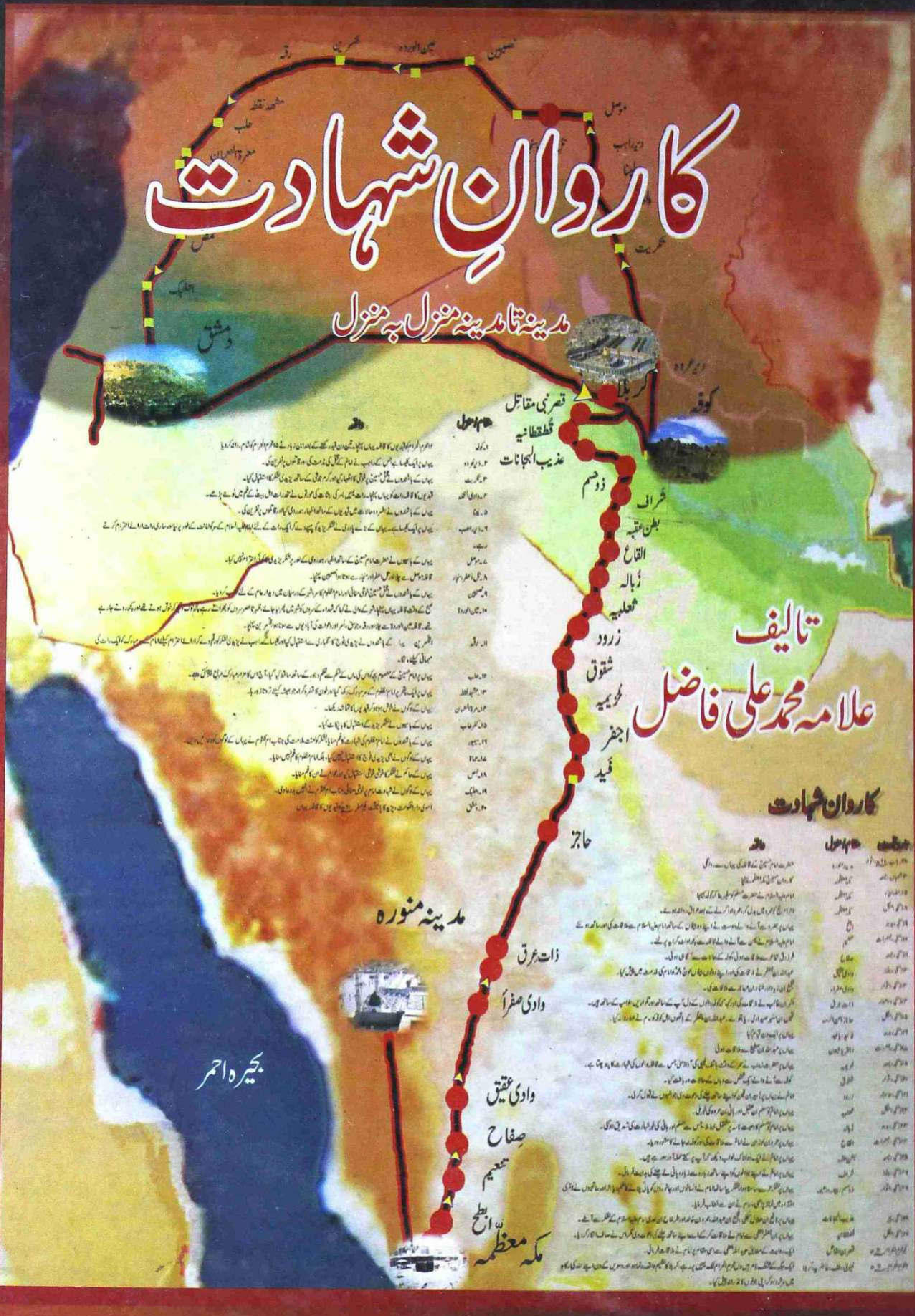


کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
موصل
تکریت
دمشق
کربلا
کوفہ
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفراء
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
کاروان شہادت

قال سیّد الشّہدآء ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام :

......اِنَّمَا خَرَجتُ لِطَلَبِ الاِصلاحِ فِی اُمَّۃِ جَدِّی ......

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر - اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نام کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تامدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی ـ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی ـ جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

۱۱۔ شقوق
(اتوار ۲۰/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(معجم البلدان جلد ۳ ص ۳۵۶) میں ہے کہ "شقوق" کوفہ سے مکہ جانے والے راستے پر "واقصہ" کے بعد ایک جگہ کا نام ہے۔

چونکہ سرکارِ شہادت کا کاروان، منزلِ خزیمیہ پر ایک دن اور ایک رات قیام کر چکا تھا لہٰذا آپ کا یہ قافلہ مقام شقوق پر بروز اتوار ۲۰/ذی الحجہ ۶۰ھ پہنچا، (ابن عساکر، مقتل خوارزمی، مناقب ابن شہر آشوب جلد ۴ ص ۹۵، الامام الحسین واصحابہ ص ۱۶۵، الملہوف) میں ہے کہ اس منزل پر امام عالیمقامؑ نے ایک شخص کو آتے دیکھا تو اسے اپنے پاس بلا کر کوفہ کے حالات دریافت فرمائے، اس نے عرض کی: "فرزند رسولؐ! کوفہ اور عراق کے لوگ آپ کی مخالفت پر متحد ہو چکے ہیں اور آپ سے لڑنے کیلئے بھی ہم پیمان ہو چکے ہیں"

یہ سن کر امام عالیمقامؑ نے فرمایا:

"اِنَّ الْاَمْرَ لِلّٰہِ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَرَبُّنَا تَبَارَکَ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِی شَاْنٍ"

تمام امور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جو چاہتا ہے انجام دیتا ہے، ہمارے بابرکت رب کے ہر روز خاص ارادے ہوتے ہیں...... پھر اس کے بعد آپ نے یہ اشعار پڑھے

۱. فَاِنْ تَکُنِ الدُّنْیَا تُعَدُّ نَفِیْسَةً	فَدَارُ ثَوَابِ اللّٰہِ اَعْلٰی وَاَنْبَلُ
۲. وَاِنْ تَکُنِ الْاَمْوَالُ لِلتَّرْکِ جَمْعُھَا	فَمَا بَالُ مَتْرُوْکٍ بِہٖ الْحُرُّ یَبْخَلُ
۳. وَاِنْ تَکُنِ الْاَرْزَاقُ قِسْمًا مُقَدَّرًا	فَقِلَّةُ حِرْصِ الْمَرْءِ فِی الْکَسْبِ اَجْمَلُ
۴. وَاِنْ تَکُنِ الْاَبْدَانُ لِلْمَوْتِ اُنْشِاَتْ	فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّیْفِ فِی اللّٰہِ اَفْضَلُ
۵. عَلَیْکُمْ سَلَامُ اللّٰہِ یَا آلَ اَحْمَدٍ	فَاِنِّیْ اَرَانِیْ عَنْکُمْ سَوْفَ اَرْحَلُ

❁ اس دنیا کی زندگی اگر بعض لوگوں کی نگاہ میں قیمتی اور گرانبہا ہے، تو خداوند عالم کا ثواب اور جزا اس سے زیادہ قابلِ قدر اور قیمتی ہے۔

❁ اگر مال کا جمع کرنا اس لئے ہے کہ آخر اسے چھوڑ جانا ہے، تو پھر کسی شریف آدمی کو کیسے زیب دیتا

ہے کہ وہ اس کے بارے میں بخل سے کام لے۔

❁ اگر انسان کی روزی اور رزق تقسیم اور مقرر شدہ ہے تو پھر روزی کمانے میں انسان جتنا کم حرص کرے اتنا ہی بہتر ہے۔

❁ اگر بدن مرنے کے لئے ہی پیدا کئے گئے ہیں تو انسان کا راہ خدا میں قتل ہو جانا کتنا بہتر ہے؟

❁ اے آلِ احمدؐ! تم پر خدا کا درود و سلام ہو! اور میں بھی خود کو دیکھ رہا ہوں کہ بہت جلد تمہارے پاس سے کوچ کرنے والا ہوں۔

تاریخ اعثم کوفی کے مطابق اسی منزل پر فرزدق شاعر کی امام علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی، جبکہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ منزلِ صفاح پر یہ ملاقات ہوئی تھی، لیکن سید بن طاؤس فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے مذکورہ اشعار فرزدق ہی کے اس استفسار پر ارشاد فرمائے تھے، جب اس نے پوچھا کہ: ''آپ کوفیوں سے کیسی امیدیں وابستہ کر کے ان کی طرف جا رہے ہیں جبکہ وہ آپ کے چچازاد بھائی مسلمؑ کو قتل کر چکے ہیں؟!''

امام عالیمقامؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا، خدا مسلم پر رحمت فرمائے، مسلم خدا کی رحمت، بہشت اور رضوان کو سدھار گئے اور جو کچھ ہمارے ذمہ ہے وہ ہم نے پورا کرنا ہے اس کے بعد مندرجہ بالا اشعار پڑھے۔

۱۲۔ زرود

(پیر ۲۱/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(معجم البلدان جلد۴ ص ۳۲۷، مراصد الاطلاع جلد۲ ص ۶۶۴ میں ہے کہ) کوفہ کی طرف سے مکہ جانے والوں کے راستے میں ''ثعلبیہ'' اور ''خزیمیہ'' کے درمیان ایک جگہ کا نام ''زرود'' ہے اس کا خزیمیہ سے ایک میل کا فاصلہ ہے، یہاں پر ایک بہت بڑا حوض ہے، جبکہ مراصد الاطلاع کے مطابق یہ جگہ مکہ کے راستے پر ''رمل'' کے بعد واقع ہے، اور یہاں پر قصرِ اصفر بھی ہے، شاید وہی قصرِ زرود ہو، زرود کے مقام پر ایک خاص واقعہ رونما ہو چکا ہے جسے ''یومِ زرود'' کہتے ہیں۔

بہرحال (حیاۃ الامام الحسینؑ جلد۳ ص ۶۶، الامام الحسینؑ و اصحابہ ص ۱۶۶ میں ہے کہ) کاروانِ عزم و وفا ۲۱/ذی الحجہ بروز پیر یہاں پر پہنچا، امام علیہ السلام نے یہاں سے کچھ فاصلے پر چند خیمے لگے ہوئے دیکھے، پوچھا یہ خیمے کس کے ہیں؟ بتایا گیا زہیر بن قین کے ہیں!



مسیر حرکت امام حسین(ع)